شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علامہ مولانا ابوبلال
محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

”شہیدِ کربلا“ کے نو حُروف کی نسبت سے اس رسالے کو پڑھنے کی 9 نیّتیں

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: **نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ۔** مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (مُعجَم کبیر ج ٦ ص١٨٥ حدیث ٥٩٤٢)

دو مَدَنی پھول: ﴿۱﴾ اعمال کا دار و مدار نیّتوں پر ہے ﴿۲﴾ جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

❁ رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کیلئے، فضیلتِ دینی حاصل کرنے کے لئے قِبلہ رُو مُطالعہ کروں گا ❁ اس رسالے کا اوّل تا آخر مُطالعہ کروں گا ❁ موقع کی مناسبت سے عَزَّوَجَلَّ، صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم، رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ، رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ پڑھوں گا ❁ تذکرۂ اہلِ بیت پڑھنے سُننے کی بَرَکتیں حاصل کروں گا ❁ اس حدیثِ پاک **تَهَادَوْا تَحَابُّوْا** یعنی ”ایک دوسرے کو تُحفہ دو آپس میں مَحبّت بڑھے گی“ (مؤطا ج ۲ ص ۴۰۷ حدیث ۱۷۳۱) پر عمل کی نیّت سے (ایک یا حسبِ توفیق تعداد میں) یہ رسالہ خرید کر دوسروں کو تُحفۃً دوں گا ❁ تُحفہ دیتے وَقت عِلْمِ دین عام کرنے کی نیّت بھی کروں گا ❁ اچّھی نیّتوں کے ساتھ رسالہ پڑھنے پر جو ثواب حاصِل ہوگا وہ ساری اُمّت کو ایصال کروں گا ❁ اگر کوئی بات سمجھ نہ آئی تو عُلَما سے پوچھ لوں گا ❁ کتابت وغیرہ میں شَرْعی غَلَطی ملی تو مُصنِّف یا ناشِرین کو تحریراً مُطَّلع کروں گا۔ (ناشرین و مصنّف وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرْف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

نام رسالہ: **امامِ حُسین** رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ **کی کرامات**

پہلی بار: ذوالحجہ ۱۴۳۹ھ، اگست 2018ء تعداد: 25000 (پچیس ہزار)

ناشر: مکتبۃ المدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

شیطان لاکھ سُستی دلائے مگر آپ ثواب کی نِیَّت سے یہ رِسالہ (**41** صَفحات) مکمَّل پڑھ لیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا سینہ حُبِّ اہلِ بیت کا مدینہ بن جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

بے چین دلوں کے چین، نانائے حَسَنَین صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: ”جب جُمعرات کا دن آتا ہے **اللہ** پاک فِرِشتوں کو بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قَلَم ہوتے ہیں وہ لکھتے ہیں، کون جُمعرات کے دن اور شبِ جُمُعہ (یعنی جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب) مجھ پر کثرت سے دُرُود پاک پڑھتا ہے۔“ (ابن عساکر ج۴۳ ص۱۴۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

وِلادت با کرامت

راکبِ دوشِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم، جگر گوشۂ مُرتضٰی، دِل بندِ فاطمہ، سلطانِ کربلا، سیِّدُ الشُّہداء، امامِ عالی مقام، امامِ عرش مقام، امامِ ہُمام، امامِ تِشنہ کام، حضرتِ سیِّدُنا امامِ حُسین رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سراپا کرامت تھے حتّٰی کہ آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کی وِلادتِ

باسعادت بھی باکرامت ہے۔ سیِّدُ نا امامِ حُسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ **کی ولادتِ باسعادت 5 شَعْبانُ الْمُعظَّم سنہ 4ھ کو مدینۂ منوّرہ** زادھا اللہ شرفاً وّتعظیماً **میں ہوئی۔** (معجم الصحابہ للبغوی ج٢ ص١٤) حضرت سیِّدی عارِف بِاللّٰہ نورُالدّین عبدُ الرّحمٰن جامی قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی ''شَواھِدُ النُّبُوَّۃ''میں فرماتے ہیں: مَنْقول ہے کہ امامِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مدّتِ حَمْل چھ ماہ ہے۔ **حضرتِ سیِّدُ نا یحییٰ** علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام **اور امامِ عالی مقام امامِ حُسین** رضی اللہ تعالیٰ عنہ **کے علاوہ کوئی ایسا بچّہ زندہ نہ رہا جس کی مدّتِ حَمْل چھ ماہ ہوئی ہو۔** وَاللّٰہُ تَعالٰی اَعلَمُ وَرسولُہٗ اَعلَم عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم۔ (شَواھِدُ النُّبُوَّۃ ص٢٢٨)

مرحبا سرورِ عالم کے پسر آئے ہیں ‏ ‏ سیِّدہ فاطمہ کے لختِ جگر آئے ہیں
واہ قسمت! کہ چَراغِ حَرَمین آئے ہیں ‏ ‏ اے مسلمانو! مبارک کہ حُسین آئے ہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نام و اَلْقاب

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ **کا مبارک نام: حُسین، کُنیت: ابو عبدُاللّٰہ اور اَلْقاب: سِبْطِ رسولُ اللّٰہ اور رَیْحانَۃُ الرَّسُوْل** (یعنی رسول کے پھول) ہے۔

کیا بات رضاؔ اُس چمنستانِ کرم کی
زَہرا ہے کلی جس میں حسین اور حسن پھول ‏ ‏ (حدائقِ بخشش ص٧٩)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

فرمانِ مُصطَفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذِکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھے۔ (ترمذی)

"حُسین" کے چار حُرُوف کی نسبت سے امامِ حُسین کے فضائل پر 4 فرامینِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

﴿١﴾ حُسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) مجھ سے ہے اور میں حُسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے ہوں، اللہ پاک اُس سے مَحَبَّت فرماتا ہے جو حُسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے مَحَبَّت کرے[١] ﴿٢﴾ حَسَن و حُسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) سے جس نے مَحَبَّت کی اس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے ان سے دشمنی کی اس نے مجھ سے دشمنی کی[٢] ﴿٣﴾ حَسَن و حُسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) دنیا میں میرے دو پھول ہیں[٣] ﴿٤﴾ حَسَن و حُسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) جنّتی جوانوں کے سردار ہیں۔[٤]

رُخسار سے انوار کا اِظہار

حضرتِ علّامہ جامی قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی فرماتے ہیں: حضرت امامِ عالی مقام سیِّدُنا امامِ حُسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان یہ تھی کہ جب اندھیرے میں تشریف فرما ہوتے تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مبارَک پیشانی اور دونوں مقدّس رُخسار (یعنی گال) سے اَنوار نکلتے اور قُرب و جوار ضِیا بار (یعنی اَطراف روشن) ہو جاتے۔ (شَواھِدُ النُّبُوَّۃ ص٢٢٨)

تیری نسلِ پاک میں ہے بچّہ بچّہ نور کا
تُو ہے عینِ نور تیرا سب گھرانہ نور کا (حدائقِ بخشش ص٢٤٦)

١: ترمذی ج٥ص٤٢٩ حدیث ٣٨٠٠
٢: المستدرک ج٤ص١٥٦ حدیث ٤٨٣٠
٣: بخاری ج٢ص٥٤٧ حدیث ٣٧٥٣
٤: ترمذی ج٥ص٤٢٦ حدیث ٣٧٩٣

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کُنویں کا پانی اُبل پڑا

حضرتِ سیِّدُنا امامِ عالی مقام امامِ حُسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب مدینۂ منوَّرہ سے مکّۂ مکرّمہ زادَھُمَا اللہُ شَرَفًا وَّ تَعظِیمًا کی طرف روانہ ہوئے تو راستے میں حضرتِ سیِّدنا ابنِ مُطیع رَحمۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ سے ملاقات ہوئی۔ اُنہوں نے عرض کی: میرے کُنویں میں پانی بَہُت کم ہے، براہِ کرم! دُعائے بَرَکت سے نواز دیجئے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُس کُنویں کا پانی طَلَب فرمایا۔ جب پانی کا ڈول حاضِر کیا گیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مُنہ لگا کر اس میں سے پانی نوش کیا (یعنی پیا) اور کُلّی کی۔ پھر ڈول کو واپَس کنویں میں ڈال دیا تو **کُنویں کا پانی کافی بڑھ بھی گیا اور پہلے سے زیادہ میٹھا اور لذیذ بھی ہوگیا۔**

(طبقاتِ اِبنِ سعد ج ٥ ص ١١٠ مُلَخَّصاً)

باغ جنّت کے ہیں بہرِ مدح خوانِ اہلِ بیت
تم کو مُژدہ نار کا اے دشمنانِ اہلِ بیت

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سونے کے سکّوں کی تھیلیاں

حضرتِ سیِّدُنا امامِ حُسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ایک شخص نے اپنی تنگ دستی (یعنی غربت) کی شِکایت کی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تھوڑی دیر بیٹھ جاؤ! ابھی کچھ ہی دیر

گزری تھی کہ حضرتِ سیِّدنا امیرِ مُعاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے ایک ایک ہزار دِینار (یعنی سونے کے سکّوں) کی پانچ تھیلیاں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں پیش کی گئیں۔ حضرتِ سیِّدُنا امامِ حُسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ ساری رقم اُس غریب آدمی کے حوالے کردی اور اِس کرم نوازی کے باوُجُود تاخیر پر معذِرت فرمائی۔ (کشف المحجوب ص۷۷ ملخّصاً)

یا شہیدِ کربلا فریاد ہے نورِ چشمِ فاطمہ فریاد ہے

ہے مِری حاجت میں طیبہ میں مروں اے مِرے حاجت روا فریاد ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

گھوڑے نے بد لگام کو آگ میں ڈال دیا

امامِ عالی مقام، امامِ عرش مقام، امامِ ہُمام، امامِ تِشنہ کام، حضرتِ سیِّدُنا امامِ حُسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ یومِ عاشورا یعنی بروز جمعۃُ المبارک 10 مُحَرَّمُ الْحَرام سِ 61 ھ کو یزیدیوں پر اِتمامِ حُجّت (یعنی اپنی دلیل مکمَّل) کرنے کیلئے جس وَقْت میدانِ کربلا میں خُطْبہ ارشاد فرمارہے تھے اُس وَقْت آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مظلوم قافِلے کے خَیموں کی حِفاظت کیلئے خَندق میں روشن کردہ آگ کی طرف دیکھ کر ایک بدزَبان یزیدی (مالِک بن عُروہ) اس طرح بکواس کرنے لگا: ''اے حُسین! تم نے وہاں کی آگ سے پہلے یہیں آگ لگادی!'' حضرتِ سیِّدُنا امامِ عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کَذَبْتَ یَاعَدُوَّ اللّٰہ یعنی ''اے دشمنِ خدا! تو جھوٹا ہے، کیا تجھے یہ گمان ہے کہ (مَعاذَاللّٰہ) میں دوزخ میں جاؤں گا!'' اِمامِ عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے

قافِلے کے ایک جاں نثار (حضرتِ سیِّدُنا) **مُسلم بن عَوسَجہ** (رضی اللہ تعالٰی عنہ) نے حضرتِ امامِ عالی مقام رضی اللہ تعالٰی عنہ سے اُس مُنہ پھٹ بدلگام کے منہ پر تیر مارنے کی اِجازت طَلَب کی۔ حضرتِ امامِ عالی مقام رضی اللہ تعالٰی عنہ نے یہ فرما کر اجازت دینے سے انکار کیا کہ ہماری طرف سے حَملے کا آغاز نہیں ہونا چاہئے۔ پھر امامِ تِشنہ کام (یعنی پیاسے امام) رضی اللہ تعالٰی عنہ نے دستِ دُعا بُلند کر کے عرض کی: ''اے ربِّ قہّار! اس نابکار (نا۔بَہ۔کار یعنی شریر) کو عذابِ نار سے قبل بھی اِس دنیائے ناپائیدار میں آگ کے عذاب میں مُبتَلا فرما۔'' **فوراً دُعا مُستَجاب (یعنی قبول) ہوئی اور اُس کے گھوڑے کا پاؤں زمین کے ایک سوراخ پر پڑا جس سے گھوڑے کو جھٹکا لگا اور بے ادب و گستاخ یزیدی گھوڑے سے گرا، اُس کا پاؤں رِکاب میں اُلجھا، گھوڑا اُسے گھسیٹتا ہوا دوڑا اور آگ کی خَندق میں ڈال دیا! اور بدنصیب آگ میں جل کر بَھسَم ہوگیا۔** امامِ عالی مقام رضی اللہ تعالٰی عنہ نے سجدۂ شکر ادا کیا، حمدِ اِلٰہی بجالائے اور عرض کی: ''**یا اللہ** کریم! تیرا شکر ہے کہ تُو نے اٰلِ رسول کے گستاخ کو سزا دی۔'' (سوانحِ کربلا ص١٣٨ ملخّصاً)

اہلِ بیتِ پاک سے گستاخیاں بے باکیاں لَعنَۃُ اللّٰہِ عَلَیکُم دشمنانِ اہلِ بیت

سیاہ بِچّھو نے ڈنک مارا

گُستاخ و بدلگام یزیدی کا ہاتھوں ہاتھ بھیانک اَنجام دیکھ کر بھی بجائے عِبرت حاصِل کرنے کے اِس کو ایک اِتّفاقی اَمْر سمجھتے ہوئے ایک بے باک یزیدی نے بَکا: آپ کو

اللہ کریم کے رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم سے کیا نسبت؟ یہ سُن کر قلبِ امام کو سَخْت اِیذا پُہنچی اور تڑپ کر دُعا مانگی: ''اے ربِّ جبّار! اِس بدگُفتار (یعنی بُرا بولنے والے) کو اپنے عذاب میں گرفتار فرما۔'' دُعا کا اثر ہاتھوں ہاتھ ظاہِر ہوا، اُس بکواسی کو ایک دم قضائے حاجت کی ضَرورت پیش آئی، فوراً گھوڑے سے اُتر کر ایک طرف کو بھاگا اور بَرَہنہ (یعنی ننگا) ہو کر بیٹھا، ناگاہ (یکایک) ایک سیاہ بچھّو نے ڈنک مارا، نَجاست آلودہ تڑپتا پھرتا تھا، نہایت ہی ذِلّت کے ساتھ اپنے لشکریوں کے سامنے اِس بدزَبان کی جان نکلی۔ مگر ان سنگ (یعنی پتّھر) دلوں اور بے شرموں کو عبرت نہ ہوئی اِس واقعے کو بھی ان لوگوں نے اِتفاقی اَمْر سمجھ کر نظر انداز کر دیا۔ (اَیضاً ص ۱۳۹)

علی کے پیارے خاتونِ قِیامت کے جگر پارے
زمیں سے آسماں تک دھوم ہے ان کی سیادت کی

گستاخِ حُسین پیاسا مرا

یزیدی فوج کا ایک سَخْت دل شخص امامِ عالی مَقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے آ کر یوں بکنے لگا: ''دیکھو تو سہی دریائے فُرات کیسا موجیں مار رہا ہے، خُدا کی قسم! تمہیں اس کا ایک قطرہ بھی نہ ملے گا اور تم یوں ہی پیاسے ہَلاک ہو جاؤ گے۔'' امامِ تِشنہ کام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہِ ربُّ الْاَنام میں عرض کی: اَللّٰھُمَّ اَمِتْہُ عَطْشَانًا۔ یعنی ''یا رب! اِس کو پیاسا مار۔'' امامِ عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دُعا مانگتے ہی اُس بے حیا کا گھوڑا بِدَک کر دوڑا، وہ پکڑنے کیلئے

اس کے پیچھے بھاگا، پیاس کا غَلَبہ ہوا (یعنی زور کی پیاس لگی)، **اس شدّت کی پیاس لگی کہ اَلْعَطَش! اَلْعَطَش!** یعنی ہائے پیاس! ہائے پیاس! **پکارتا تھا مگر پانی جب اِس کے مُنہ سے لگاتے تھے تو ایک قطرہ بھی پی نہ سکتا تھا یہاں تک کہ اِسی شدّتِ پیاس میں تڑپ تڑپ کر مر گیا۔** (سوانحِ کربلا ص ١٤٠ ملخّصاً)

ہاں مجھ کو رکھو یاد میں حیدر کا پسر ہوں　　اور باغِ نُبُوّت کے شجر کا میں ثَمَر ہوں

میں دِیدۂ ہمّت کیلئے نورِ نظر ہوں　　پیاسا ہوں مگر ساقیِ کوثر کا پسر ہوں

کرامات اِتمامِ حُجّت کی کڑی تھی

اے عاشِقانِ صَحابہ واہلِ بیت! دیکھا آپ نے! امامِ عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شانِ عالی کس قدر عَظَمت والی ہے۔ معلوم ہوا کہ خداوندِ غَفُور کو امامِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بے اَدَبی قَطْعاً (یعنی بالکل) نامنظور ہے۔ اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بدگو دونوں جہاں میں مَرْدُود و مَطْرُود (یعنی دھتکارا ہوا) ہے۔ گستاخانِ حُسین کو دنیا میں بھی دردناک سزاؤں کا سامنا ہوا اور اس میں یقیناً بڑی عبرت ہے۔ صدرُ الْاَفاضِل حضرتِ علّامہ مولٰینا سیِّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی علیہ رَحمۃُ اللہِ الھادِی بعض گستاخانِ حُسین کے ہاتھوں ہاتھ ہونے والے عبرت ناک بدانجام کے واقِعات نَقْل کرنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں: فَرزندِ رسول کو یہ بات بھی دکھا دینی تھی کہ اس کی مقبولیّتِ بارگاہِ حق پر اور ان کے قُرب و مَنزلت پر جیسی کہ نُصُوصِ کثیرہ واحادیثِ شَہیرہ شاہِد (یعنی بہت ساری دلیلیں اور مشہور حدیثیں گواہ) ہیں ایسے ہی ان کے خوارِق وکرامات بھی گواہ

ہیں۔اپنے اس **فَضل** کا عملی اِظہار بھی اِتمامِ حُجّت (دلیل پوری کرنے) کے سلسلے کی ایک کڑی تھی کہ اگر تم آنکھ رکھتے ہو تو دیکھ لو کہ جو ایسا **مُسْتَجَابُ الدَّعوات** (یعنی جس کی دُعا قبول ہوتی) ہے اس کے مقابلے میں آنا خدا (پاک) سے جنگ کرنا ہے۔اس کا اَنْجام سوچ لو اور باز رہو مگر شَرارت کے مُجَسَّمے اس سے بھی سبق نہ لے سکے اور دنیائے ناپائیدار (یعنی کمزور دنیا) کی حِرص کا بھوت جواُن کے سروں پر سُوار تھا اُس نے اُنہیں اندھا بنادیا۔ (سَوانِحِ کربلا ص ۱۴۰)

نُور کا سُتون اور سفید پرندے

امامِ عالی مقام رضی اللہ تعالٰی عنہ کی شہادت کے بعد آپ کے **سرِ منوّر** سے **مُتَعَدَّد** (یعنی کئی) کرامات کا ظُہور رہوا۔ اِمامِ عالی مقام رضی اللہ تعالٰی عنہ کا **سَرِ انور** رُسوائے زمانہ یزیدی بد بخت ''خولی بن یزید'' کے پاس تھا، وہ رات کے وَقْت کوفہ پہنچا۔قَصْرِ اِمارت (یعنی گورنر ہاؤس) کا دروازہ بند ہو چکا تھا۔ یہ **سَرِ انور** کو لے کر اپنے گھر آ گیا۔ظالم نے **سَرِ انور** کو بے اَدَبی کے ساتھ زمین پر رکھ کر ایک بڑا برتن اس پر اُلٹ کر اس کو ڈھانپ دیا اور اپنی بیوی ''نوار'' کے پاس جا کر کہا: میں تمہارے لئے زمانے بھر کی دولت لایا ہوں، وہ دیکھ! حُسین بن علی کا سر تیرے گھر پر پڑا ہے۔وہ بگڑ کر بولی: ''تجھ پر خُدا کی مار! لوگ تو سیم وزر (یعنی چاندی اور سونا) لائیں اور تو فرزندِ رسول کا **مبارَک سَر** لایا ہے۔خُدا کی قسم! اب میں تیرے ساتھ کبھی نہ رہوں گی۔'' ''نوار'' یہ کہہ کر اپنے بچھونے سے اُٹھی اور جِدھر **سرِ انور** تشریف فرما تھا اُدھر آ کر بیٹھ گئی۔اُس کا بیان ہے: **خدا کی قَسَم! میں نے دیکھا کہ ایک نُور برابر**

آسمان سے اُس برتن تک مِثلِ سُتون چمک رہا تھا اور سفید پرندے اس کے اِرد گِرد منڈلا رہے تھے۔ جب صُبح ہوئی تو خولی بن یزید **سرِ انور** کو ابنِ زِیادِ بدنِہاد کے پاس لے گیا۔ (اَلکامِل فی التَّاریخ ج٣ ص٤٣٤)

بہاروں پر ہیں آج آرائشیں گلزارِ جنّت کی
سُواری آنے والی ہے شہیدانِ مَحبَّت کی

خَولی بن یزید کا درد ناک اَنْجام

دنیا کی مَحبَّت اور مال وزر کی ہَوَس انسان کو اندھا اور انجام سے بے خبر کر دیتی ہے۔ بدبخت خَولی بن یزید نے دُنیا ہی کی مَحبَّت کی وجہ سے مظلومِ کربلا کا **سرِ انور** تن سے جُدا کیا تھا۔ مگر چند ہی برس کے بعد اِس دنیا ہی میں اُس کا ایسا خوفناک انجام ہوا کہ کلیجا کانپ جاتا ہے چُنانچِہ چند ہی برس کے بعد مُختار ثَقفی نے قاتِلینِ امامِ حسین کے خلاف جو انتِقامی کاروائی کی اس ضِمن میں صدرُ الافاضِل حضرتِ علّامہ مولٰینا سیِّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی علیہ رَحْمۃُ اللہِ الھادِی فرماتے ہیں: مُختار نے ایک حکم دیا کہ کربلا میں جو شخص (لشکرِ یزید کے سپہ سالار) عَمْرو بن سعد کا شریک تھا وہ جہاں پایا جائے مار ڈالا جائے۔ یہ حکم سُن کر کوفہ کے جَفا شِعار سُورما (یعنی ظالم وناانصاف بہادُر) بصرہ بھاگنا شُروع ہوئے۔ مُختار کے لشکر نے ان کا تَعاقُب (یعنی پیچھا) کیا جس کو جہاں پایا خَتْم کر دیا، لاشیں جلا ڈالیں، گھر لُوٹ لیے۔ ''خولی بن یزید'' وہ خبیث ہے جس نے حضرتِ امامِ عالی مقام، سیِّدُنا امامِ حُسین رضی اللہ تعالٰی عنہ کا

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے کنجوس ترین شخص ہے۔ (مسند احمد)

سرِ مبارک تنِ اَقدس (یعنی جسمِ اقدس) سے جُدا کیا تھا۔ یہ رُوسیاہ بھی گرِفتار کر کے مُختار کے پاس لایا گیا، **مُختار نے پہلے اس کے چاروں ہاتھ پیر کٹوائے پھر سُولی چڑھایا، آخر آگ میں جھونک دیا۔** اِس طرح لشکرِ ابنِ سعد کے تمام اَشرار (یعنی شریروں) کو طرح طرح کے عذابوں کے ساتھ ہلاک کیا۔ چھ ہزار کُوفی جو حضرتِ امامِ عالی مقام رضی اللہ تعالٰی عنہ کے قتل میں شریک تھے ان کو مُختار نے طرح طرح کے عذابوں کے ساتھ ہلاک کر دیا۔

اے تِشنگانِ خونِ جوانانِ اہلِ بیت ۔۔۔ دیکھا کہ تم کو ظُلم کی کیسی سزا ملی

کُتّوں کی طرح لاشے تمہارے سڑا کیے ۔۔۔ گُھورے[1] پہ بھی نہ گور[2] کو تمہاری جا ملی

رُسوائے خَلْق ہوگئے برباد ہوگئے ۔۔۔ مَرْدُودو! تم کو ذلّتِ ہر دَوسرا ملی

تم نے اُجاڑا حضرتِ زَہرا کا بُوستاں ۔۔۔ تم خود اُجڑ گئے تمہیں یہ بد دُعا ملی

دنیا پرستو! دین سے منہ موڑ کر تمہیں ۔۔۔ دنیا ملی نہ عیش وطَرَب[3] کی ہوا ملی

آخر دکھایا رنگ شہیدوں کے خون نے ۔۔۔ سر کٹ گئے اماں نہ تمہیں اِک ذرا ملی

پائی ہے کیا نعیمؔ اُنہوں نے ابھی سزا

دیکھیں گے وہ جَحِیم[4] میں جس دَم سزا ملی

(سَوانِحِ کربلا ص ۱۸۱)

[1]: یعنی کچرا کُونڈی [2]: یعنی قبر [3]: یعنی خوشی [4]: دوزخ کے ایک طبقے کا نام جَحِیم ہے۔

سرِ اَقدس کی تِلاوت

صَحابیِ رسول حضرتِ سیِّدُنا زید بن اَرقَم رضی اللہ تعالٰی عنہ کا بیان ہے: جب یزیدیوں نے حضرتِ امامِ عالی مقام، سیِّدُنا امامِ حُسین رضی اللہ تعالٰی عنہ کے **سرِ انور** کو نیزے پر چڑھا کر کُوفہ کی گلیوں میں گَشْت کیا اس وَقْت میں اپنے مکان کے بالا خانہ (یعنی اوپر والے حصّے) پر تھا۔ جب **سرِ مبارَک** میرے سامنے سے گزرا تو میں نے سنا کہ **سرِ پاک** نے (پارہ 15 سُوْرَۃُ الْکَھْف کی آیت 9) تِلاوت فرمائی:

اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ ۙ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا ۝۹

ترجَمۂ کنزالایمان: کیا تمہیں معلوم ہوا کہ پہاڑ کی کھوہ (یعنی غار) اور جنگل کے کَنارے والے ہماری ایک عجیب نشانی تھے۔ (پ ۱۵، الکھف: ۹)

(شَواھِدُ النُّبُوَّۃ ص ۲۳۱)

اِسی طرح ایک دوسرے بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا کہ جب یزیدیوں نے **سرِ مبارَک** کو نیزے سے اُتار کر ابنِ زِیاد بدنِہاد کے مَحَل میں داخِل کیا، تو آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے مُقدَّس ہونٹ ہل رہے تھے اور زبانِ اَقْدس پر پارہ 13 سُوْرَۃُ اِبْرٰھِیْم کی آیت 42 کی تِلاوت جاری تھی۔

وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ؕ

ترجَمۂ کنزالایمان: اور ہرگز اللہ کو بے خبر نہ جاننا ظالموں کے کام سے۔

(کراماتِ صحابہ ص ۲٤٦)

عبادت ہو تو ایسی ہو تلاوت ہو تو ایسی ہو

سرِ شبّیر تو نیزے پہ بھی قراں سناتا ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تابعی بُزُرگ حضرتِ سیِّدُنا مِنْہال بن عَمْرو رَحْمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کہتے ہیں: خُدا کی قسم! میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ جب **امامِ حُسین** رضی اللہ تعالٰی عنہ کے **سرِ انور** کو لوگ نیزے پر لیے جاتے تھے اُس وَقت میں ''دِمَشْق'' میں تھا۔ **سرِ مبارک** کے سامنے ایک شخص سُوْرَۃُ الْکَھْف پڑھ رہا تھا جب وہ آیت 9 پر پہنچا:

اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِیْمِۙ كَانُوْا مِنْ اٰیٰتِنَا عَجَبًا ⑨ ترجَمۂ کنزالایمان: کیا تمہیں معلوم ہوا کہ پہاڑ کی کھوہ (یعنی غار) اور جنگل کے کنارے والے ہماری ایک عجیب نشانی تھے۔ (پ۱۵، الکھف: ۹)

اُس وَقت **اللہ** کریم نے قُوّتِ گویائی (یعنی بولنے کی طاقت) بخشی تو **سرِ انور** نے بزبانِ فَصیح فرمایا: **اَعْجَبُ مِنْ اَصْحَابِ الْكَهْفِ قَتْلِی وَ حَمْلِی** ''اَصحابِ کَہْف کے واقِعے سے میرا شہید ہونا اور میرے سر کو لیے پھرنا عجیب تر ہے۔'' (ابن عساکر ج ٦٠ ص ٣٧٠)

سَرِ شہیدانِ مَحبّت کے ہیں نیزوں پر بُلند

اور اونچی کی خدا نے قدر و شانِ اہلِ بیت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صدرُ الْاَفاضِل حضرتِ علّامہ مولیٰنا سیِّد محمد نعیم الدّین مُراد

آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی اپنی کتاب ''سوانحِ کربلا'' میں یہ حِکایت نَقْل کرنے کے بعد فرماتے ہیں: دَرحقیقت بات یہی ہے، کیونکہ اَصْحابِ کَہْف پر کافروں نے ظُلْم کیا تھا اور حضرتِ امامِ عالی مقام رضی اللہ تعالٰی عنہ کو ان کے نانا جان صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی اُمّت (کے لوگوں) نے مہمان بنا کر بلایا، پھر بے وفائی سے پانی تک بند کر دیا! ال واَصْحاب علیہم الرِّضوان کو حضرتِ امامِ پاک رضی اللہ تعالٰی عنہ کے سامنے شہید کیا۔ پھر خود حضرتِ امامِ عالی مقام رضی اللہ تعالٰی عنہ کو شہید کیا، اہلِ بیتِ کرام علیہم الرِّضوان کو اَسیر (یعنی قیدی) بنایا، **سرِ مبارَک** کو شہر شہر پھرایا۔ **اَصْحابِ کَہْف** سالہا سال کی طویل نیند کے بعد بولے یہ ضَرور عجیب ہے مگر **سرِ انور** کا تنِ مُبارَک سے جُدا ہونے کے بعد کلام فرمانا عجیب تر ہے۔ (سوانحِ کربلا ص ١٧٥)

خون سے لکھا ہوا شِعْر

یزیدِ پلید کے ناپاک لشکری جب سیِّدُنا **امامِ حُسین** رضی اللہ تعالٰی عنہ کے **سرِ مبارَک** کو لے کر چلے اور پہلی منزل میں ٹھہر کر نَبِیذ یعنی کھجور کا شیرہ پینے لگے۔ (ایک اور روایت میں ہے: وَهُمْ يَشْرَبُونَ الْخَمْرَ۔ یعنی وہ شراب پینے لگے۔[1]) اِتنے میں ایک **لوہے کا قلم** نُمودار (یعنی ظاہر) ہوا اور اُس نے **خون** سے یہ شِعر لکھا:

اَتَرْجُوْ اُمَّةٌ قَتَلَتْ حُسَيْنًا　　شَفَاعَةَ جَدِّهٖ يَوْمَ الْحِسَابِ

(یعنی کیا حُسین رضی اللہ تعالٰی عنہ کے قاتِل یہ بھی اُمّید رکھتے ہیں کہ روزِ قیامت ان کے نانا جان صَلَّی اللہ

[1] البدایة والنهایة ج٥ ص٧٠٩

تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شَفاعت پائیں گے ؟) (معجم کبیر ج۳ ص۱۲۳ حدیث۲۸۷۳)

دوسری روایت میں ہے کہ حُضُور سرورِ عالَم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بِعْثَتِ شریفہ (یعنی اعلانِ نُبُوَّت) سے تین سو برس پہلے یہ شِعْر ایک پتّھر پر لکھا ہوا ملا۔ (اَلصَّواعِقُ الْمُحرِقة ص ١٩٤)

سرِ انور کی کرامت سے راہِب کا قَبولِ اسلام

ایک نصرانی راہِب (یعنی کرسچین عبادت گزار) نے گرجا گھر سے سَرِ انور دیکھا تو لوگوں سے پوچھا، انہوں نے بتایا، راہب نے کہا: ''تم بُرے لوگ ہو، کیا دس ہزار اشرفیاں لے کر اس پر راضی ہو سکتے ہو کہ ایک رات یہ سَر میرے پاس رہے۔'' ان لالچیوں نے قبول کرلیا۔ راہِب نے **سرِ مبارَک** دھویا، خوشبو لگائی، رات بھر اپنی ران پر رکھے دیکھتا رہا، ایک نُور بُلند ہوتا پایا۔ راہِب نے وہ رات روکر کاٹی، صُبح اسلام لایا اور گرجا گھر، اس کا مال ومتاع چھوڑ کر اپنی زندگی اہلِ بیت کی خدمت میں گزار دی۔ (اَلصَّواعِقُ الْمُحرِقة ص١٩٩)

دولتِ دیدار پائی پاک جانیں بیچ کر
کربلا میں خوب ہی چمکی دُکانِ اہلِ بیت

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دِرہَم و دِینار ٹِھیکریاں بن گئے

یزیدیوں نے لشکرِ امامِ عالی مقام رضی اللہ تعالٰی عنہ اور ان کے خَیموں سے جو دِرہَم و دِینار لوٹے تھے اور جو راہب سے لیے تھے اُن کو تقسیم کرنے کیلئے جب **تھَیلیوں** کے مُنہ کھولے تو

کیا دیکھا کہ وہ سب دِرہم و دِینار ٹھیکریاں بنے ہوئے تھے اور اُن کے ایک طرف وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا یَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ۬ؕ (پارہ 13 سُوْرَۃُ اِبْرٰھِیْم کی آیت 42) (ترجَمۂ کنزالایمان: اور ہرگز اللہ (پاک) کو بے خبر نہ جاننا ظالموں کے کام سے۔) اور دوسری طرف وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْۤا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ ﴿۲۲۷﴾ (پارہ 19 سُوْرَۃُ الشُّعَرَآء کی آیت 227) (ترجَمۂ کنزالایمان: اور اب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کس کروٹ پر پلٹا کھائیں گے۔) تحریر تھی۔

(اَیضاً ص۱۹۹)

تم نے اُجاڑا حضرتِ زَہرا کا بُوستاں — تم خود اُجڑ گئے تمہیں یہ بددعا ملی
رُسوائے خَلق ہو گئے برباد ہو گئے — مَردُودو! تم کو ذِلّتِ ہر دُوسرا ملی

اے عاشقانِ صَحابہ واہلِ بیت! یہ قدرت کی طرف سے ایک دَرسِ عبرت تھا کہ بدبختو! تم نے اِس فانی دنیا کی خاطر دین سے مُنہ موڑا اور آلِ رسول پر ظُلم وسِتم کا پہاڑ توڑا۔ یاد رکھو! دین سے تم نے سَخت بے پروائی برتی اور جس فانی و بے وفا دُنیا کے حُصُول کے لئے ایسا کیا وہ بھی تمہارے ہاتھ نہیں آئے گی اور تم خَسِرَ الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃ (یعنی دنیا میں بھی نقصان اور آخرت میں بھی نقصان) کا مِصْداق ہو گئے۔

دنیا پرستو دین سے منہ موڑ کر تمہیں — دنیا ملی نہ عَیش و طَرَب کی ہوا ملی

تاریخ شاہِد ہے کہ مسلمانوں نے جب کبھی عَمَلاً دین کے مقابلے میں اِس فانی دنیا کو ترجیح دی تو اس بے وفا دنیا سے بھی ہاتھ دھو بیٹھے اور جنہوں نے اس فانی دنیا کو لات ماردی

اور قرآن وسنّت کے اَحکامات پر مضبوطی سے قائم رہے اور دین و ایمان سے مُنہ نہیں موڑا بلکہ اپنے کردار و عمل سے یہ ثابِت کیا۔ ؎

سَر کٹے، کُنْبہ مرے، سب کچھ لُٹے　　دامنِ احمد (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) نہ ہاتھوں سے چُھٹے

تو دنیا ہاتھ باندھ کر ان کے پیچھے پیچھے ہوگئی اور وہ دارَین (یعنی دونوں جہانوں) میں سُرخْ رُو (یعنی کامیاب) ہوئے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ؎

وہ کہ اس دَر کا ہوا، خَلْقِ خدا اُس کی ہوئی

وہ کہ اس دَر سے پھرا، اللہ اُس سے پھر گیا

سَرِ انور کہاں مدفون ہوا؟

امامِ عالی مقام، حضرتِ سیّدُنا امامِ حُسین رضی اللہ تعالٰی عنہ کے **سرِ انور** کے مَدفَن (یعنی دفن ہونے کی جگہ) کے بارے میں اِختِلاف ہے۔ **"طَبَقاتِ اِبنِ سَعْد"** میں ہے: **امامِ عالی مقام امامِ حُسین** رضی اللہ تعالٰی عنہ کے **سرِ انور** کو جنّتُ الْبقیع شریف میں حضرتِ سیِّدَتُنا فاطِمہ زَہرا کے پہلو (Side) میں دَفْن کر دیا گیا۔ (طبقاتِ ابنِ سعد ج ۵ ص ۱۸۴) **بعض** کا کہنا ہے کربلا میں **سرِ انور** کو جَسَدِ مبارَک سے ملا کر دَفْن کیا۔ (تذکرۃ الخواص ج ص ۲۶۵) **بعض** کہتے ہیں کہ: "یزید نے حکم دیا تھا کہ امام حُسین رضی اللہ تعالٰی عنہ کے **سرِ انور** کو شہروں میں پھراؤ۔ پھرانے والے جب **عَسْقَلان** پہنچے تو وہاں کے امیر نے اُن سے لے کر دَفْن کر دیا۔" **بعض** کہتے ہیں کہ "جب عَسْقَلان پر فرنگیوں (یعنی یورپیوں) کا غَلَبہ ہوا تو طَلائِع بن رُزّیک جس کو صالح کہتے ہیں،

نے تیس ہزار دینار دے کر فرنگیوں سے **سرِ انور** لینے کی اجازت حاصِل کی اور مَع فوج و خُدّام ننگے پاؤں وہاں سے 8 جُمادی الآخر 548ھ بروز اتوار مِصْر میں لایا۔ **اُس وقت بھی سرِ انور کا خون تازہ تھا اور اُس سے مُشک کی سی خوشبو آتی تھی۔** پھر اُس نے سبز حَریر (یعنی ہرے رنگ کے ریشم) کی تھیلی میں آبنُوسی کُرسی پر رکھ کر اِس کے ہم وزن مُشک وعَنْبر اور خوشبو اس کے نیچے اور اِردگرد رکھوا کر اس پر **مَشْہدِ حُسینی** بنوایا، جو قاہِرہ (مصر) میں خان خلیلی کے قریب مشہور ہے۔[1]" البتّہ یہ جو کہا گیا ہے کہ **سرِ مبارک** عَسْقلان یا قاہِرہ (مصر) میں دَفن ہے، علّامہ قُرطُبی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ وغیرہ نے اس کا انکار کیا ہے۔[2]

کس شَقی کی ہے حکومت ہائے کیا اندھیر ہے
دن دہاڑے لُٹ رہا ہے کاروانِ اہلِ بیت

تُربتِ سرِ انور کی زیارت

حضرتِ سیِّدُنا شیخ عبدُالفتّاح بن ابوبکر بن احمد شافِعی خَلْوَتی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اپنے رسالے "نُورُ الْعَین" میں نَقْل فرماتے ہیں: شَیخُ الْاِسلام شمسُ الدّین لَقانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبَّانِی جو کہ اپنے وَقْت کے شَیخُ الشُّیوخِ مالکیہ تھے، ہمیشہ (قاہِرہ (مصر) میں خان خلیلی کے قریب) مَشْہدِ مُبارَک میں **سرِ انور** کی زیارت کو حاضِر ہوتے اور فرماتے کہ حضرتِ امامِ عالی مقام رضی اللہ تعالٰی عنہ کا **سرِ انور** اِسی مقام پر ہے۔ (ایضاً ص۱۴۸ مُلخَّصاً)

[1] نور الابصار للشبلنجی ص۱۴۷-۱۴۹ وغیرہ ملخّصاً [2] انظر: التذکرۃ باحوال الموتی و امور الآخرۃ ص۵۳۳

حضرتِ سیِّدُنا امام عبدُ الْوہّاب شَعْرانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبَّانِی فرماتے ہیں کہ ایک بار میں اور حضرتِ شیخ شہابُ الدّین بن جلبی حَنَفی رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے **مَشْہدِ حُسینی** کی زِیارت کی، انہیں شُبہ ہو رہا تھا کہ **سرِ مبارَک** اِس مقام پر ہے یا نہیں؟ اچانک مجھ کو نیند آگئی، میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص بہ صورتِ نَقیب **سرِ مبارَک** کے پاس سے نکلا اور **حُضُورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے حُجرۂ مُبارَکہ میں حاضر ہوا اور عرض کی: ''**یا رسولَ اللہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! احمد بن جلبی اور عبدالوہّاب نے آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے شہزادے امامِ حُسین رضی اللہ تعالٰی عنہ کے **سرِ مبارَک کے مَدْفن** کی زِیارت کی ہے۔'' آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: **اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنْھُمَا وَاغْفِرْ لَھُمَا۔** ''اے **اللہ**! ان دونوں کی زیارت کو قبول فرما اور دونوں کو بخش دے۔'' اُس دن سے حضرتِ شیخ شہابُ الدّین حَنَفی رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے مرتے دَم تک **سرِ مُکرَّم** کے مدفن کی زیارت نہیں چھوڑی۔ اور یہ فرمایا کرتے تھے: مجھے یقین ہوگیا کہ حضرتِ امام عالی مقام رضی اللہ تعالٰی عنہ کا **سرِ انور** یہیں (یعنی قاہرہ (مصر) میں خان خلیلی کے قریب) تشریف فرما ہے۔ (لطائف المنن ص ۲۷۸)

ان کی پاکی کا خدائے پاک کرتا ہے بیاں
آیۂ تَطْہیر سے، ظاہر ہے شانِ اہلِ بیت

سرِ انور سے سلام کا جواب

حضرتِ سیِّدُنا شیخ ابوالْحسن تمار رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ **سرِ انور** کی زِیارت کیلئے جب

مَشْہدِ مُبارَک کے پاس حاضِر ہوتے تو عرض کرتے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اوراس کا جواب سنتے: وَعَلَیْكَ السَّلَامُ یا اَبَا الْحَسن۔ ایک دن سَلام کا جواب نہ پایا، حیران ہوئے اورزیارت کر کے واپس آ گئے۔ دوسرے روز پھر حاضِر ہو کر سَلام کیا تو جواب پایا۔ عرض کی: یاسیِّدی! کل جواب سے مُشَرَّف نہ ہوا، کیا وجہ تھی؟ فرمایا: اے ابوالحسن! کل اِس وَقت میں اپنے نانا جان، رَحْمتِ عالمیان صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم سے باتوں میں مشغول تھا۔ (نورالابصار ص۱۴۸)

جدا ہوتی ہیں جانیں، جسم سے جاناں سے ملتے ہیں
ہوئی ہے کربلا میں گرم مجلس وَصل و فُرقت کی

شَیخ کریم الدّین خَلْوَتی رحمۃ اللہِ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی اجازت سے اِس مَقام کی زِیارت کی ہے۔ (ایضاً ص۱۴۹)

اِسی منظر پہ ہر جانب سے لاکھوں کی نگاہیں ہیں
اِسی عالَم کو آنکھیں تک رہی ہیں ساری خلقت کی

سرِ انور کی عجیب بَرَکت

مَنقول ہے: مِصر کے سلطان ''مَلِک ناصِر'' کو ایک شخص کے مُتعلِّق اِطّلاع دی گئی کہ یہ شخص جانتا ہے کہ اس مَحَل میں خزانہ کہاں دَفْن ہے مگر بتاتا نہیں۔ سلطان نے اُگلوانے کیلئے اس کی تعذِیب یعنی اَذِیَّت دینے کا حکم دیا۔ مُتوَلِّیِ تعذِیب (یعنی اذیَّت دینے پر مامور شخص) نے اس کو پکڑا اوراس کے سَر پر خَنافِس (گُبریلے) لگائے اوراس پر قِرمِز (یعنی ایک

طرح کے ریشم کے کیڑے) ڈال کر کپڑا باندھ دیا۔ یہ وہ خوف ناک اَذِیَّت وعُقُوبت (تکلیف) ہے کہ اس کو ایک منٹ بھی انسان برداشت نہیں کرسکتا۔ اس کا دِماغ پھٹنے لگتا ہے اور وہ فوراً راز اُگل دیتا ہے۔ اگر نہ بتائے تو کچھ ہی دیر کے بعد تڑپ تڑپ کر مر جاتا ہے۔ یہ سزا اُس شخص کو کئی مرتبہ دی گئی مگر اس کو کچھ بھی اثر نہ ہوا بلکہ ہر مرتبہ خُنافُس مر جاتے تھے۔ لوگوں نے اِس کا سبب پوچھا تو اس شخص نے بتایا کہ جب **حضرتِ امامِ عالی مقام، سیِّدُنا امامِ حُسین** رضی اللہ تعالٰی عنہ **کا سرِ مبارک یہاں مِصر میں تشریف لایا تھا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے اس کو عقیدت سے اپنے سَر پر اُٹھایا تھا، یہ اُسی کی بَرَکت اور کرامت ہے۔**

(الخطط المقریزیۃ ج٢ ص٣٢٣ ، شامِ کربلا ص٢٤٨)

پھول زخموں کے کھلائے، ہیں ہوائے دوست نے
خون سے سینچا گیا ہے، گُلِستانِ اہلِ بیت

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سرِ مُبارَک کی چمک دَمک

ایک رِوایت یہ بھی ہے کہ **سرِ انور** یزیدِ پلید کے خزانہ ہی میں رہا۔ جب بنواُمَیّہ کے بادشاہ سُلیمان بن عبدُ الْمَلِک کا دَورِ حکومت (96ھ تا 99ھ) آیا اور ان کو معلوم ہوا تو اُنہوں نے **سرِ انور** کی زیارت کی سعادت حاصِل کی، اس وَقت **سرِ انور** کی مُبارَک ہڈّیاں سفید چاندی کی طرح چمک رہی تھیں، اُنہوں نے خوشبو لگائی اور کفن دے کر مسلمانوں

کے قبرِستان میں دَفن کروادیا۔ (شام کربلا ص٢٤٩، ابن عساکر ج٦٩ ص١٦١)

چہرے میں آفتابِ نُبوّت کا نور تھا
آنکھوں میں شانِ صَولتِ[1] سرکارِ بُو تُراب

رِضائے مصطفٰے کا راز

حضرتِ علّامہ ابنِ حَجَر ہَیتمی مَکّی عَلَیہِ رَحْمۃُ اللّٰہِ القَوِی روایت فرماتے ہیں کہ **سُلیمان بن عبدُ المَلِک** جنابِ رسالت مآب صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی زِیارت سے خواب میں مُشَرَّف ہوئے، دیکھا کہ شَہَنْشاہِ رِسالت صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم ان کے ساتھ مُلاطَفَت (یعنی لُطف وکرم) فرمارہے ہیں۔ صُبْح اُنہوں نے **حضرتِ سیِّدُنا حَسَن بَصری** رحمۃُ اللّٰہِ تعالیٰ علیہ سے اِس خواب کی تعبیر پوچھی، اُنہوں نے فرمایا: شاید آپ نے آلِ رسول کے ساتھ کوئی بھلائی کی ہے۔ عرض کی: جی ہاں! میں نے **حضرتِ سیِّدُنا امامِ عالی مقام امامِ حُسین** رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ کے **مُبارَک سَر** کو خزانۂ یزید میں پایا تو اسے کفن دے کر اپنے رُفقا کے ساتھ اس پر نماز پڑھ کر اس کو دَفن کیا ہے۔ **حضرتِ سیِّدُنا حَسَن بَصری** عَلَیہِ رَحْمۃُ اللّٰہِ القَوِی نے فرمایا: آپ کا یِہی عمل سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی خوشی کا سبب ہوا ہے۔ (اَلصَّواعِقُ الْمُحرِقۃ ص١٩٩ ملخصاً)

مصطفٰے عزّت بڑھانے کیلئے تعظیم دیں
ہے بلند اقبال تیرا، دُودمانِ[2] اہلِ بیت

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مدینہ

[1]: دبدبہ [2]: دُودمان یعنی خاندان، بڑا قبیلہ

مختلِف مَشاھِد کی وضاحت

خطیبِ پاکستان، واعظِ شیریں بیان، حضرت مولٰینا الحاج الحافظ محمد شفیع اوکاڑوی علیہِ رَحْمَۃُ اللہِ القوی اپنی تالیف ''شامِ کربلا'' میں تحریر فرماتے ہیں: **سرِ انور** کے مُتعلّق مختلِف روایات ہیں اور مختلِف مقامات پر مَشاہِد[1] بنے ہوئے ہیں تو یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اِن رِوایات اور مَشاہِد کا تعلُّق چند سَروں سے ہو کیوں کہ یزید کے پاس تمام شُہَدائے اہلِ بیت علیہِمُ الرِّضْوَان کے سر بھیجے گئے تھے۔ تو کوئی سر کہیں اور کوئی کہیں دَفْن ہوا ہو۔ اور نسبت حُسنِ عقیدت کی بِنا پر یا کسی اور وجہ سے صِرْف حضرتِ امامِ حُسین رضی اللہ تعالٰی عنہ کی طرف کردی گئی ہو۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِحَقِیْقَۃِ الْحَال۔ (شامِ کربلا ص۲۴۹)

مغفِرت سے مایوسی کی لرزہ خیز حِکایت

حضرتِ سیِّدُنا ابو محمد سُلَیمان اَعْمَش کُوفی تابِعی علیہِ رَحْمَۃُ اللہِ القوی فرماتے ہیں: میں حجِ بیتُ اللہ کے لئے حاضِر ہوا، دَورانِ طواف ایک شخص کو دیکھا کہ غِلافِ کعبہ کے ساتھ چمٹا ہوا کہہ رہا تھا: **''یا اللہ پاک! مجھے بَخْش دے اور میں گُمان کرتا ہوں کہ تو مجھے نہیں بخشے گا۔''** میں اس کی اِس عجیب سی دُعا پر بَہُت مُتَعَجِّب ہوا کہ سُبْحٰنَ اللّٰہِ الْعَظِیْم آخر اس کا ایسا کون سا گُناہ ہے جس کی بَخْشِش کی اِس کو اُمّید نہیں، مگر میں طَواف میں مصروف رہا۔ دوسرے پھیرے میں بھی سنا تو وہ یِہی کہہ رہا تھا، میری حیرانی میں مزید اِضافہ ہوا۔ میں نے

[1]: مَشْہَد کی جمع مَشاہِد ہے۔ مَشْہَد کے ایک معنٰی یہ بھی ہیں: حاضِر ہونے کی جگہ۔

طواف سے فارِغ ہوکر اس سے کہا: تُو ایسے عظیم مقام پر ہے جہاں بڑے سے بڑا گُناہ بھی بخشا جاتا ہے تو اگر تُو **اللہ** کریم سے مغفِرت اور رَحمت طلب کرتا ہے تو اس سے اُمّید بھی رکھ کیوں کہ وہ بڑا رحیم وکریم ہے۔ اس شخص نے کہا: اے **اللہ** کے بندے! تو کون ہے؟ میں نے کہا: میں سُلَیمان اَعمَش (رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ) ہوں! اُس نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے ایک طرف لے گیا اور کہنے لگا: **میرا گُناہ بَہُت بڑا ہے۔** میں نے کہا: کیا تیرا گناہ پہاڑوں، آسمانوں، زمینوں اور عرش سے بھی بڑا ہے؟ کہنے لگا: ہاں میرا گناہ بَہُت زیادہ بڑا ہے! **افسوس!** اے سُلَیمان! میں اُن سَتَّر (70) بدنصیب آدمیوں میں سے ہوں جو حضرتِ سیِّدُنا امامِ عالی مقام امامِ حُسین رضی اللہ تعالٰی عنہ کے **سرِ انور** کو یزیدِ پلید کے پاس لائے تھے۔ یزیدِ پلید نے اس **مبارک سر** کو شہر کے باہَر لٹکانے کا حکم دیا۔ پھر اس کے حکم سے اُتارا گیا اور سونے (Gold) کے طَشت میں رکھ کر اس کے سونے کے کمرے (Bedroom) میں رکھا گیا۔ آدھی رات کے وَقت یزیدِ پلید کی زوجہ کی آنکھ کُھلی تو اس نے دیکھا کہ **امامِ عالی مقام** رضی اللہ تعالٰی عنہ کے **سرِ انور سے لے کر آسمان تک ایک نُورانی شُعاع جگمگا رہی ہے!** یہ دیکھ کر وہ سخت خوف زدہ ہوئی اور اس نے یزیدِ پلید کو جگایا اور کہا: اُٹھ کر دیکھو، میں ایک عجیب وغریب مَنظر دیکھ رہی ہوں، یزید نے بھی اس روشنی کو دیکھا اور خاموش رہنے کیلئے کہا۔ جب صُبح ہوئی تو اس نے **سرِ مبارَک** نکلوا کر دِیبائے سَبز (ایک عمدہ قسم کے سبز کپڑے) کے خَیمے میں رکھوا دیا اور اس کی نگرانی کے لیے ۷۰ سَتَّر آدمی مقرّر کر دیئے، میں بھی ان میں شامل تھا۔ پھر ہمیں حُکم ہوا جاؤ کھانا کھا آؤ۔ جب

سورج غُروب ہوگیا اور کافی رات گزر گئی تو ہم سو گئے۔ میں نے دیکھا کہ آسمان پر ایک بڑا بادَل چھایا ہوا ہے اور اس میں سے گڑگڑاہٹ اور پروں کی پھڑ پھڑاہٹ کی سی آواز آرہی ہے پھر وہ بادَل قریب ہوتا گیا یہاں تک کہ زمین سے مل گیا اور اس میں سے ایک مرد نُمُودار ہوا جس پر جنّت کے دو حُلّے تھے اور اس کے ہاتھ میں ایک فَرش اور کُرسیاں تھیں، اس نے وہ فَرش بچھایا اور اس پر کُرسیاں رکھ دیں اور پکارنے لگا: اے **ابُوالْبَشَر! اے آدم** (علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام)! **تشریف لائیے**۔ ایک نہایت حَسین وجَمیل بُزُرگ تشریف لائے اور **سرِ مبارک** کے پاس کھڑے ہو کر فرمایا: ''سلام ہو تجھ پر اے **اللہ** کے ولی! سلام ہو تجھ پر اے بقیۃُ الصّالحین! زندہ رہے تم سعید ہو کر، شہید ہوئے تم طَرید یعنی خلف ہو کر، پیاسے رہے حتّٰی کہ **اللہ** پاک نے تمہیں ہم سے ملا دیا۔ **اللہ** پاک تم پر رَحم فرمائے اور تمہارے قاتِل کے لیے بخشش نہیں، تمہارے قاتِل کے لیے کل قِیامت کے دن دوزخ کا بَہُت بُرا ٹھکانا ہے۔''

یہ فرما کر وہ اُن کُرسیوں میں سے ایک کرسی پر تشریف فرما ہوگئے۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد ایک اور بادَل آیا وہ بھی اِسی طرح زمین سے مل گیا اور میں نے سُنا کہ ایک مُنادی نے نِدا کی: **اے نبیَّ اللہ! اے نوح** (علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام)! **تشریف لائیے**۔ ناگاہ ایک صاحِبِ وَجاہت زَردی مائل چِہرے والے بُزُرگ دو جنّتی حُلّے پہنے ہوئے تشریف لائے اور اُنہوں نے بھی وُہی الفاظ ارشاد فرمائے اور ایک کُرسی پر بیٹھ گئے۔ پھر ایک اور بڑا بادَل آیا اور اس میں سے **حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم خلیلُ اللہ** علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نُمُودار

ہوئے، اُنہوں نے بھی وُہی کلمات فرمائے اور ایک کُرسی پر بیٹھ گئے اِسی طرح **حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ** علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اور **حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللہ** علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام تشریف لائے اور اسی طرح کے کلمات ارشاد فرما کر کُرسیوں پر جلوہ اَفروز ہوگئے۔ پھر ایک بہُت ہی بڑا بادل آیا اُس میں سے **حضرتِ محمدِ مصطفٰے** صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم اور **حضرتِ سیِّدَتُنا بی بی فاطِمہ** اور **حضرتِ سیِّدُنا امام حَسَن مُجتبٰی** رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ملائکہ نُمُودار ہوئے۔ پہلے حُضُورِ اکرم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم **سرِ انور** کے پاس تشریف لے گئے اور **سرِ مبارَک** کو سینے سے لگایا اور بہُت روئے۔ پھر حضرتِ سیِّدَتُنا بی بی فاطِمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دیا، اُنہوں نے بھی سینے سے لگایا اور بہُت روئیں۔ پھر حضرتِ سیِّدُنا آدم **صَفِیُّ اللہ** علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے **نبیِّ رَحمت، تاجدارِ رسالت** صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے پاس آکر یوں تعزیت کی:

اَلسَّلَامُ عَلَی الْوَلَدِ الطَّیِّبِ، اَلسَّلَامُ عَلَی الْخَلْقِ الطَّیِّبِ، اَعْظَمَ اللّٰہُ اَجْرَکَ وَ اَحْسَنَ عَزَاءَکَ فِی ابْنِکَ الْحُسَیْنِ۔

''سلام ہو پاکیزہ فطرت وخصلت والے پاک فرزند پر، **اللہ** پاک آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کو بہُت زیادہ ثواب عطا فرمائے اور آپ کے شہزادۂ گرامی حُسین (کے اس امتحان) میں اَحْسن یعنی بہترین صَبْر دے۔''

اسی طرح **حضرتِ سیِّدُنا نوح نَجِیُّ اللہ** علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام، **حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم خلیلُ اللہ** علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام، **حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ** علٰی نَبِیِّنا

وَعَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلام، **حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ روحُ اللہ** عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلام نے بھی تعزیت فرمائی۔ پھر سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے چند کلمات ارشاد فرمائے۔ پھر ایک فِرِشتے نے **اللہ** پاک کے حبیب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے قریب آکر عرض کی: **اے ابوالقاسم** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! (اس واقِعۂ ہائلہ سے) ہمارے دل پاش پاش (یعنی ٹکڑے ٹکڑے) ہوگئے ہیں۔ میں آسمانِ دنیا پر **مُوَکَّل** (مُ۔وَک۔کَل یعنی ذمّے دار) ہوں۔ **اللہ** کریم نے مجھے آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی **اِطاعت** (یعنی جیسا فرمائیں ویسا کرنے) کا حکم دیا ہے اگر آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم مجھے حکم فرمائیں تو میں ان لوگوں پر آسمان ڈھا دوں اور ان کو تباہ و برباد کردوں۔ پھر ایک اور فِرِشتے نے آکر عرض کی: **اے اَبُوالْقاسِم** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میں دریاؤں پر مُوَکَّل (یعنی ذمّے دار) ہوں، **اللہ** پاک نے مجھے آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اِطاعت کا حکم دیا ہے اگر آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرمائیں تو میں ان پر طوفان برپا کر کے ان کو تَہَس نَہَس (یعنی برباد) کردوں۔ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اے فِرِشتو! ایسا کرنے سے باز رہو۔ **حضرتِ سیِّدُنا حَسَن مُجتبیٰ** رضی اللہ تعالٰی عنہ نے (سوئے ہوئے چوکیداروں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں) عرض کی: **نانا جان!** یہ جو سوئے ہوئے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جو میرے بھائی (حُسین) کے **سرِ انور** کو لائے ہیں اور یہی نگرانی پر بھی مقرّر ہیں۔ تو نبیِّ پاک صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''اے میرے رب کے فِرِشتو! میرے بیٹے کے قَتْل کے بدلے میں ان کو قَتْل کردو۔'' **تو خُدا کی قَسَم! میں**

نے دیکھا کہ چند ہی لمحوں میں میرے سب ساتھی ذَبْح کر دیئے گئے۔ پھر ایک فِرِشتہ مجھے ذَبْح کرنے کے لئے بڑھا تو میں نے پکارا، اے **اَبُوالْقاسِم** صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم! مجھے بچایئے اور مجھ پر رَحْم فرمایئے! **اللہ** کریم آپ پر رَحْم فرمائے۔ تو آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فِرِشتے سے فرمایا: ''اسے رہنے دو۔'' پھر آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے میرے قریب آکر فرمایا: تو ان سَتَّر (70) آدمیوں میں سے ہے جو سَر لائے تھے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! پس آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے اپنا ہاتھ مبارک میرے کندھے میں ڈال کر مجھے مُنہ کے بل گرادیا اور فرمایا: ''**اللہ پاک تجھ پر نہ رَحْم کرے اور نہ تجھے بخشے، اللہ پاک تیری ہڈّیوں کو نارِ دوزخ میں جلائے۔**'' تو یہ وجہ ہے کہ میں **اللہ** پاک کی رَحْمت سے نا اُمّید ہوں۔ (شامِ کربلاص ۲۶۷ تا ۲۷۰ بحوالہ نور الابصار ص ۱۴۹ ملخصاً) یہاں یہ یاد رکھیں کہ بَہَر حال ہر گُناہ کی توبہ کا حکم ہے اور وہ مقبول بھی ہوسکتی ہے، یہاں خواب میں قَبول نہ ہونے کے مُتَعَلِّق سَخْتی اور ڈانٹ ڈپٹ کے لیے ہے ورنہ خواب کی ایسی بات حُجّت یعنی دلیل نہیں۔

باغِ جنّت چھوڑ کر آئے ہیں محبوبِ خدا
اے زہے قسمت تمہاری کُشتگانِ[1] اہلِ بیت

حُبِّ جاہ و مال

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُبِّ جاہ و مال بَہُت ہی بُرا وَبال ہے۔ میرے پیارے

[1]: کُشتہ کی جمع، مقتولین، عُشّاق۔

پیارے آقا، **مَدینے والے مصطَفٰے** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ معظَّم ہے: ''دو بھوکے بھیڑیے بکریوں میں چھوڑ دیئے جائیں وہ اتنا نقصان نہیں پہنچاتے جتنا کہ مال و مرتبہ کا لالچ انسان کے دین کو نقصان پہنچاتا ہے۔'' (ترمذی ج ٤ ص ١٦٦ حدیث ٢٣٨٣)

یزیدِ پلید مال و جاہ کی مَحَبَّت ہی کی وجہ سے سانحۂ ہائِلۂ کرب و بلا (یعنی کربلا کے خوف ناک قصّے) کے وُقوع کا باعث بنا۔ اِس ظالم بد انجام کو امامِ عالی مقام سیِّدُنا **امامِ حُسین** رضی اللہ تعالٰی عنہ کی ذاتِ گرامی سے اپنے اِقتِدار کو خطرہ محسوس ہوتا تھا۔ حالانکہ سیِّدُنا امامِ عالی مقام رضی اللہ تعالٰی عنہ کو دنیائے ناپائیدار کے حُصُول کے لیے دنیوی اِقتِدار سے کیا سروکار! آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ تو کل بھی اُمّتِ مُسلِمہ کے دلوں کے تاجدار تھے، آج بھی ہیں اور رہتی دنیا تک رہیں گے۔

نہ شِمر ہی کا وہ ستم رہا، نہ یزید کی وہ جفا رہی
جو رہا تو نام حُسین کا، جسے زندہ رکھتی ہے کربلا

دنیا کی مَحَبَّت ہر برائی کی جڑ ہے

تابِعی بُزُرگ حضرت سیِّدُنا حَسَن بَصری علیہ رحمۃ اللہ القوی سے رِوایت ہے کہ نبیوں کے سردار، مکّی مَدَنی آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: حُبُّ الدُّنیا رَأْسُ کُلِّ خَطِیْئَةٍ یعنی دنیا کی مَحَبَّت ہر برائی کی جڑ ہے۔ (الزہد لابن ابی الدنیا ص ٢٦ حدیث ٩)

یزیدِ پلید کا دل چُونکہ دنیائے ناپائیدار کی مَحَبَّت سے سرشار تھا اس لئے وہ شہرت

واقتِدار کی ہَوَس میں گرِفتار ہو گیا۔ اور اِس ہَوَس نے اسے اس کے اَنْجام سے غافِل کر کے امامِ عالی مقام اورآپ کے رُفقا علیہِمُ الرِضوَان کے خونِ ناحَق کروانے تک پہنچا دیا۔ جس اِقتِدار کی خاطر اُس نے کربلا میں ظُلْم وسِتم کی آندھیاں چلائیں وہ اِقتِدار اُس کے لیے کچھ زیادہ ہی ناپائیدار ثابِت ہوا۔ بدنصیب یزید صِرْف تین برس چھ ماہ تَخْتِ حُکومت پر شَیْطَنَت (یعنی شرارت و خباثت) کر کے ربیعُ الاوّل شریف 64ھ کو مُلکِ شام کے شہر ''حِمْص'' کے علاقے حُوّارین میں 39 سال کی عُمْر میں مر گیا۔

وہ تخت ہے کس قبر میں وہ تاج کہاں ہے؟
اے خاک بتا زورِ یزید آج کہاں ہے؟

ابنِ زیاد کا درد ناک اَنجام

یزیدِ پلید کی وہ چنڈال چوکڑی (یعنی فسادی گروپ) جس نے میدانِ کربلا میں گُلشنِ رِسالت کے مَدَنی پھولوں کو خاک وخون میں تڑپایا تھا۔ اُن کا بھی عبرتناک انجام ہوا۔ یزیدِ پلید کے بعد سب سے بڑا مجرِم کوفے کا گورنر عُبیدُ اللّٰہ ابنِ زیاد تھا۔ اِسی بدنہاد (بدخو، بری فطرت والے شخص) کے حکم پر امامِ عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کے اہلِ بیتِ کرام علیہِمُ الرِّضوَان کو ظُلْم وسِتم کا نشانہ بنایا گیا تھا۔ نیرنگیِ دنیا (یعنی دنیا کے دھوکے) کا تماشا دیکھئے کہ مُختار ثَقفی کی ترکیب سے ابراہیم بن مالِک اَشتَر کی فوج کے ہاتھوں دریائے فُرات کے کَنارے صِرْف 6 برس کے بعد یعنی 10 مُحرَّمُ الْحرام 67ھ کو ابنِ زیادِ بدنہاد انتہائی ذِلّت کے ساتھ مارا گیا!

لشکریوں نے اس کا سَر کاٹ کر''ابراہیم'' کو پیش کر دیا اور ابراہیم نے''مُختار'' کے پاس کُوفہ بھجوا دیا۔ (سوانحِ کربلا ص ۱۸۲ مُلَخَّصاً)

جب سرِ مَحشر وہ پوچھیں گے بُلا کے سامنے
کیا جوابِ جُرم دو گے تم خدا کے سامنے

رونے والا کوئی نہ تھا

دارُ الْاِمارت (Capital) کُوفہ کو آراستہ کیا گیا اور اُسی جگہ ابنِ زِیادِ بدنِہاد کا **سرِ ناپاک** رکھا گیا جہاں 6 برس قَبْل امامِ عالی مقام رضی اللہ تعالٰی عنہ کا **سرِ پاک** رکھا گیا تھا۔ اِس بدنصیب پر رونے والا کوئی نہیں تھا بلکہ اس کی موت پر جشن منایا جا رہا تھا۔

ابنِ زیاد کی ناک میں سانپ

تابِعی بُزُرگ حضرتِ سیِّدُنا **عُمارہ بن عُمَیر** رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ سے رِوایت ہے کہ جب عُبَیدُ اللہ ابن زِیاد کا سَر مَعَ اس کے ساتھیوں کے سروں کے لاکر رکھا گیا تو میں ان کے پاس گیا۔ اچانک غُل پڑ گیا: ''آ گیا! آ گیا!!'' میں نے دیکھا کہ ایک **سانپ** آ رہا ہے، سب سروں کے بیچ میں ہوتا ہوا ابنِ زِیاد کے (ناپاک) نتھنوں میں داخِل ہو گیا اور تھوڑی دیر ٹھہر کر چلا گیا حتّٰی کہ غائب ہو گیا۔ پھر غُل پڑا: ''آ گیا! آ گیا!!'' دو یا تین بار ایسا ہی ہوا۔

(تِرمذی ج۵ ص ٤٣١ حدیث ۳۸۰۵)

یزیدیوں کی لاشیں گھوڑوں کی ٹاپوں تلے

ابنِ زیاد، ابنِ سَعد، شِمر، قَیس ابن اَشْعَث کِندی، خَولی ابنِ یزید، سِنان ابنِ اَنَس

فرمانِ مصطفٰے صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم: جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرُود شریف پڑھے گا میں قِیامت کے دن اُس کی شَفاعت کروں گا۔ (جمع الجوامع)

نَخعی، عبدُاللّٰہ ابنِ قَیس، یزید بن مالِک اور باقی تمام اَشْقِیا[1] جو حضرتِ سیِّدُنا امامِ عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قَتْل میں شریک تھے اور ساعی (یعنی کوشش کرنے والے) تھے طرح طرح کی عُقُوبتوں (یعنی اَذِیتوں) سے قَتْل کئے گئے اور ان کی لاشیں گھوڑوں کی ٹاپوں سے پامال کرائی گئیں۔ (سوانحِ کربلا ص۱۸۳)

کب تلک تم حُکومت پہ اِتراؤ گے کب تک آخر غریبوں کو تڑپاؤ گے
ظالمو! بعد مرنے کے پچھتاؤ گے تم جہنَّم کے حق دار ہو جاؤ گے

سچ ھے کہ بُرے کام کا اَنْجام بُرا ھے

مُختار ثَقَفی نے چُن چُن کر یزیدیوں کا صَفایا کیا۔ ظالموں کو کیا معلوم تھا کہ **خونِ شُہَدا** رنگ لائے گا اور سلطنت کے پُرزے اُڑ جائیں گے۔ ہر ایک شخص جو قتلِ امام میں شریک ہوا ہے طرح طرح کے عذابوں سے ہلاک ہوگا۔ **وُہی فُرات کا کنارہ ہوگا، وُہی عاشُورا کا دن، وُہی ظالموں کی قوم ہوگی اور مُختار کے گھوڑے انہیں رَوندتے ہوں گے۔** ان کی جماعتوں کی کثرت ان کے کام نہ آئے گی۔ ان کے ہاتھ پاؤں کاٹے جائیں گے، گھر لُوٹے جائیں گے، سُولیاں دی جائیں گی، لاشیں سڑیں گی اور دنیا میں ہر شخص تُف تُف کرے گا۔ اُن کی ہلاکت پر خوشی منائی جائے گی۔ مَعرِکۂ جنگ میں اگرچہ ان کی تعداد ہزاروں کی ہوگی مگر وہ دل چھوڑ کر ہیجڑوں کی طرح بھاگیں گے اور چُوہوں اور کُتّوں کی طرح انہیں جان بچانی مشکل ہوگی،

مدینہ

[1]: شَقی کی جمع، بدبخت لوگ۔

جہاں پائے جائیں گے مار دیئے جائیں گے۔ دنیا میں قِیامت میں ان پر نفرت و ملامت کی جائے گی۔ (سَوانِحِ کربلا ص ۱۸۴)

دیکھے ہیں یہ دن اپنے ہی ہاتھوں کی بدولت
سچ ہے کہ بُرے کام کا انجام بُرا ہے

مُختار نے نُبُوَّت کا دعویٰ کر دیا!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے بارے میں اللہ پاک کی خُفیہ تدبیر کو کوئی نہیں جانتا کہ کیا ہے۔ مُختار ثَقَفی جس نے قاتِلینِ حُسین کو چُن چُن کر مارا اور مُحِبّینِ حُسین کے دل جیتے مگر ایک رِوایت یہ ہے کہ اُس نے **نُبُوَّت کا دعویٰ** کر دیا تھا اور کہنے لگا: ''میرے پاس وَحی آتی ہے۔''[1]

وَسْوَسہ: اگر یہ قول درست ہے تو یہاں وَسوَسہ پیدا ہو سکتا ہے کہ اِتنا زبردست مُحِبِّ اہلِ بیت کس طرح گمراہ ہو کر مُرتَد ہو سکتا ہے؟ کیا کسی ایسے کو بھی ایسے شاندار کارنامے کرنے کی توفیق حاصِل ہو سکتی ہے؟

وَسوَسے کا علاج: اللہ کریم بے نیاز ہے۔ اُس کی **خُفیہ تدبیر** سے ہم سبھی کو ڈرنا چاہئے کہ نہ جانے ہمارا اپنا کیا بنے گا! دیکھئے! **شیطان** بھی بَہُت زبردست عالِم و فاضِل اور عابِد تھا۔ اس نے ہزاروں برس عبادت کی تھی مگر وہ کافِر و مَلْعُون ہو گیا۔ **بَلْعَم بن باعُورا** بھی بَہُت بڑا عالِم، عابِد و زاہِد اور مُسْتَجابُ الدَّعوات (یعنی جن کی دُعائیں قبول ہوتی ہیں) ان میں سے تھا۔ اُس

---

[1] انظر: مسند امام احمد ۱ / ۴۷۳ حدیث ۱۹۰۹، شرح مسلم للنووی ۸ / ۱۰۰، فتح الباری ۷ / ۵۱۵، مرقاۃ المفاتیح ۱۰ / ۳۴۲، اشعۃ اللمعات ۴ / ۶۳۶، الصواعق المحرقۃ ص۱۹۸، فیض القدیر ۲ / ۶۰۰۔

کو اسمِ اعظم کا عِلم تھا، اپنی جگہ بیٹھ کر رُوحانیت کے سبب عرشِ اعظم کو دیکھ لیا کرتا تھا مگر شَقاوت (بدبختی) جب غالِب آگئی تو بے ایمان ہو کر مر گیا اور کُتّے کی شکل میں داخلِ جہنَّم ہو گا۔ اِبْنِ سَقا جو کہ ذہین ترین عالم ومُناظِر تھا مگر وَقت کے غوث کی بے اَدَبی کا مُرتکِب ہو گیا بِالآخر نصرانی (کرسچین) شہزادی کے عِشق میں مُبتَلا ہو کر کرسچین مذہب قبول کرنے کے بعد ذِلّت کی موت مر گیا۔ اللہ پاک نے اپنے حبیب پاک حضرتِ محمدِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کو وَحی فرمائی کہ میں نے یحیٰی بن زَکَرِیّا (علیہما السَّلام) کے بدلے ستّر ہزار (70000) اَفراد مارے تھے اور تمہارے نواسے کے بدلے ایک لاکھ چالیس ہزار ماروں گا۔ (اَلْمُستَدرَک ج۳ ص٤٨٥ حدیث٤٢٠٨) تو تاریخ شاہد ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا یحیٰی بن زَکَرِیّا علیہما الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام کے خونِ ناحق کا بدلہ لینے کے لیے اللہ پاک نے بُخت نَصَّر جیسے ظالم کو مقرّر کیا جو خُدائی کا دعویٰ کرتا تھا۔ اِسی طرح حضرتِ امامِ عالی مقام رضی اللہ تعالٰی عنہ کے خونِ ناحق کا بدلہ لینے کیلئے اللہ پاک نے مُختار ثَقَفی جیسے کذّاب (یعنی بہت بڑے جھوٹے) کو مقرّر فرمایا۔ (شامِ کربلا ص٢٨٥ بتغیر)

اللہ کریم اپنی مَصلَحتیں خود ہی جانتا ہے، وہ اپنی مَشِیّت (یعنی مرضی) سے ظالموں کے ذَرِیْعے بھی ظالموں کو ہلاک کرتا ہے۔ چُنانچِہ پارہ 8 سُوْرَۃُ الْاَنْعَام آیت 129 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَكَذٰلِكَ نُوَلِّيْ بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضًۢا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۲۹﴾

ترجَمۂ کنز الایمان: اور یوں ہی ہم ظالموں میں ایک کو دوسرے پر مسلّط کرتے ہیں، بدلہ ان کے کئے کا۔

حُضُورِ پُرنُور، شَفاعت فرمانے والے نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم فرماتے ہیں:

''بے شک **اللہ** پاک اس دینِ اسلام کی مدد فاجِر (یعنی نافرمان) انسان کے ذَرِیعے سے بھی کرالیتا ہے۔''

(بُخاری ج ۲ ص ۳۲۹ حدیث ۳۰۶۲)

اللہ کی خُفیہ تدبیر سے ڈرنا چاھئے

اللہ پاک کی خُفیہ تدبیر سے ہمیں ہر وَقت ڈرتے رہنا چاہئے۔ اپنی عِلْمیّت، شان و شوکت اور جسمانی طاقت پر گھمنڈ (یعنی تکبُّر) سے بچنا اور پُھوں پھاں (یعنی اکڑ دکھانے) سے پرہیز کرنا ضَروری ہے کہ نہ معلوم عِلْمِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں ہمارا کیا مقام ہو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ایمان برباد ہو جائے۔ ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذِہْن بنانے، عِشْقِ مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم وصَحابہ واہلِ بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم پانے، دینی معلومات بڑھانے، اپنے آپ کو بُرائیوں سے بچانے، نیکیاں اپنانے اور خوب خوب ثواب کمانے کی خاطر تمام اسلامی بھائیوں کو چاہئے کہ ہر ماہ کم از کم تین دن کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے سُنّتوں کی تربیت کے **مَدَنی قافِلوں** میں **عاشِقانِ رسول** کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر فرمائیں۔ اسلامی بھائی روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذَرِیعے 72 **مَدَنی اِنْعامات** اور اسلامی بہنیں 63 **مَدَنی اِنْعامات** کا رسالہ پُر کرکے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جَمْع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

یا اللہ پاک! شاہِ خیرُ الاَنام صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم، صَحابۂ کرام، شَہیدِ مظلوم امامِ عالی مقام اور جُملہ شَہیدان و اَسیرانِ کربلا عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کا واسِطہ ہمارا ایمان سلامت رکھ، ہمیں قبر و حَشْر میں امان بخش اور ہماری بے حساب مغفِرت فرما۔ **یا اللہ پاک!** ہمیں زیرِ گُنْبدِ خضرا، جلوۂ محبوب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم میں ایمان و عافیت کے ساتھ شہادت، جنّتُ الْبقیع میں

مدفن اور جنّتُ الفِردَوس میں اپنے پیارے حبیب صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کا پڑوس نصیب فرما۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم

مُشکلیں حل کر شہِ مشکل کُشا کے واسطے
کر بلائیں رد شہیدِ کربلا کے واسطے

عاشُوراکے روزے کے فضائل

"شہیدِ کربلا" کے نو حُرُوف کی نسبت سے عاشُورا کو واقِع ہونے والے 9 اَہَم واقِعات

﴿١﴾ عاشُورا (یعنی 10 مُحَرَّمُ الْحرام) کے دن حضرتِ سیِّدُنا نوح عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی کشتی کوہِ جودی پر ٹھہری ﴿٢﴾ اِسی دن حضرتِ سیِّدُنا آدم صَفِیُّ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی لغزش کی توبہ قبول ہوئی ﴿٣﴾ اِسی دن حضرتِ سیِّدُنا یونُس عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی قوم کی توبہ قبول ہوئی ﴿٤﴾ اِسی دن حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم خلیلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام پیدا ہوئے ﴿٥﴾ اِسی دن حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی روحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام پیدا کئے گئے[١] ﴿٦﴾ اِسی دن حضرتِ سیِّدُنا موسٰی کلیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اور اُن کی قوم کو نَجات ملی اور فرعون اپنی قوم سمیت (دریائے نیل میں) غَرَق ہوا[٢] ﴿٧﴾ اِسی دن

[١]: الفردوس ج ١ ص ٢٢٣ حدیث ٨٥٦ [٢]: بُخاری ج ٢ ص ٤٣٨ حدیث ٣٣٩٧، ٣٣٩٨

حضرتِ سیِّدُنا یوسُف عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو قید خانے (Jail) سے رہائی ملی ﴿۸﴾ اِسی دن حضرتِ سیِّدُنا یونُس عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام مچھلی کے پیٹ سے نکالے گئے[1] ﴿۹﴾ سیِّدُنا امامِ حُسین رضی اللہ تعالٰی عنہ کو مع شہزادگان و رُفقا تین دن بھوکا پیاسا رکھنے کے بعد اِسی عاشُورا کے روز میدانِ کربلا میں نہایت بے رَحمی کے ساتھ شہید کیا گیا۔

"حُسین" کے چھ حروف کی نسبت سے مُحَرَّمُ الحرام اور عاشُورا کے روزوں کے 6 فضائل

﴿۱﴾ حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: ''رَمَضان کے بعد مُحَرَّم کا روزہ افضل ہے اور فرض کے بعد افضل نَماز صلٰوۃُ اللَّیل (یعنی رات کے نوافل) ہے۔''[2]

﴿۲﴾ طبیبوں کے طبیب، اللہ پاک کے حبیب صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ رَحمت نِشان ہے: مُحَرَّم کے ہر دن کا روزہ ایک مہینے کے روزوں کے برابر ہے۔[3]

﴿۳﴾ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما کا ارشادِ گرامی ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب مدینۃُ الْمُنَوَّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا میں تشریف لائے، یہود کو عاشُورے کے دن روزہ دار پایا تو ارشاد فرمایا: یہ کیا دن ہے کہ تم روزہ رکھتے ہو؟ عرض کی: یہ عَظمت والا دن ہے کہ اِس میں موسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اور اُن

مدینہ

[1]: فیض القدیر ج ۵ ص ۲۸۸ تحت الحدیث ۷۰۷۵ [2]: مسلم ص ۵۹۱ حدیث ۱۱۶۳ [3]: مُعجَم صغیر ج ۲ ص ۷۱

کی قوم کو **اللہ** پاک نے نَجات دی اور فرعون اور اُس کی قوم کو ڈُبو دیا، لِہٰذا موسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے بطورِ شکرانہ اِس دن کا روزہ رکھا، تو ہم بھی روزہ رکھتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: ہم موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے تم سے زیادہ حق دار ہیں۔ **تو سرکارِ مدینہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے خود بھی روزہ رکھا اور اِس کا حکم بھی فرمایا۔ (مسلم ص ۵۷۲ حدیث ۱۱۳۰)

﴿۴﴾ سَیِّدُنا عبداللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں: ''میں نے سلطانِ دو جہان صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو کسی دن کے **روزے** کو اور دن پر فضیلت دے کر جُستجُو (رغبت) فرماتے نہ دیکھا مگر یہ کہ **عاشُورے** کا دن اور یہ کہ **رَمَضان کا مہینا**۔''

(بُخارِی ج ۱ ص ۶۵۷ حدیث ۲۰۰۶)

﴿۵﴾ نبیِّ رَحمت، شَفیعِ اُمّت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: یومِ عاشُورا کا روزہ رکھو اور اِس میں یہودیوں کی مخالَفت کرو، اس سے پہلے یا بعد میں بھی ایک دن کا روزہ رکھو۔ (مُسنَد اِمام اَحمَد ج ۱ ص ۵۱۸ حدیث ۲۱۵۴) **عاشُورے** کا روزہ جب بھی رکھیں تو ساتھ ہی نویں یا گیارہویں **مُحَرَّمُ الْحرام** کا روزہ بھی رکھ لینا بہتر ہے۔ اگر کسی نے صِرف 10 مُحَرَّمُ الْحرام کا روزہ رکھا تب بھی جائز ہے۔

﴿۶﴾ حضرتِ سَیِّدُنا ابوقَتادہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، **رَسُولُ اللہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ بَخشِش نشان ہے: مجھے **اللہ** پر گُمان ہے کہ عاشورے کا روزہ ایک سال قبل کے گُناہ مٹا دیتا ہے۔ (مُسلِم ص ۵۹۰ حدیث ۱۱۶۲)

سارا سال گھر میں بَرَکت

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: مُحرَّم کی نویں اور دسویں کو روزہ رکھے تو بہت ثواب پائے گا، بال بچوں کیلئے دسویں مُحرَّم کو خوب اچھے اچھے کھانے پکائے تو اِنْ شَآءَ اللہ عزّوجلّ سال بھر تک گھر میں بَرَکت رہے گی، بہتر ہے کہ کھچڑا پکا کر حضرتِ شہید کربلا سیِّدُنا امامِ حُسین رضی اللہ تعالٰی عنہ کی فاتحہ کرے بہت مُجرَّب (یعنی آزمایا ہوا) ہے۔ (اسلامی زندگی ص ۱۳۱)

سارا سال آنکھیں نہ دُکھیں

سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص یومِ عاشُورا اِثْمِد سُرمہ آنکھوں میں لگائے تو اُس کی آنکھیں کبھی بھی نہ دُکھیں گی۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج ۳ ص ۳۶۷ حدیث ۳۷۹۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کربلا والوں کے غم کے مُتَعلِّق ایک اہم فتویٰ

''فتاوٰی رضویہ'' میں موجود ایک سُوال مَع جواب کا خلاصہ مُلاحَظہ فرمایئے: **سُوال:** اہلِ سُنّت و جماعت کو عَشَرۂ مُحَرَّمُ الْحرام میں رنج و غم کرنا جائز ہے یا نہیں؟ **جواب:** کون سا سُنّی ہوگا جسے واقِعۂ ہائِلۂ کربلا (یعنی کربلا کے خوف ناک قِصّے) کا غم نہیں یا اُس کی یاد سے اس کا دل مَحزُون (یعنی رنجیدہ) اور آنکھ پُرنم (یعنی اشک بار) نہیں، ہاں مَصائب (یعنی مصیبتوں) میں ہم کو صَبْر کا حکم فرمایا ہے، جَزَع فَزَع (یعنی رونے پیٹنے) کو شریعت مَنْع فرماتی ہے، اور جسے واقعی دل

میں غم نہ ہوا سے جُھوٹا اظہارِ غم رِیا ہے اور قَصْداً غم آوری وغم پروری (یعنی جان بوجھ کرغم کی کیفیّت پیدا کرنا اور غم پالے رہنا) خلاف ِرِضا ہے جسے اس کا غم نہ ہوا سے بے غم نہ رہنا چاہئے بلکہ اس غم نہ ہونے کا غم چاہئے کہ اس کی مَحَبَّت ناقِص ہے اور جس کی مَحَبَّت ناقِص اُس کا ایمان ناقِص۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۲٤ص ٤٨٦ تا ٤٨٨ ملخصاً) اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ''(ذِکرِ شہادت میں) نہ ایسی باتیں کہی جائیں جس میں ان کی بے قدری یا توہین نکلتی ہو۔'' (فتاوٰی رضویہ ج ۲۳ ص ۷۳۸)

غمِ مدینہ، بقیع، مغفرت اور بے حساب جنّتُ الفردوس میں آقا کے پڑوس کا طالب

۲۸ ذوالقعدہ ۱٤۳۹ھ
11-08-2018

یہ رسالہ پڑھ لینے کے بعد ثواب کی نیّت سے کسی کو دیدیجئے

مآخذ و مراجع

کتاب	مطبوعہ	کتاب	مطبوعہ
قراٰن کریم		الکامل فی التاریخ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
بخاری	دار الکتب العلمیۃ بیروت	ابن عساکر	دار الفکر بیروت
مسلم	دار ابن حزم بیروت	معجم الصحابۃ	مکتبۃ دار البیان کویت
ترمذی	دار الفکر بیروت	کشف المحجوب	نوائے وقت پرنٹرز مرکز الاولیا لاہور
مسند امام احمد	دار الفکر بیروت	الصواعق المحرقۃ	مدینۃ الاولیا ملتان
معجم کبیر	دار احیاء التراث العربی بیروت	التذکرۃ	دار السلام مصر
معجم صغیر	دار الکتب العلمیۃ بیروت	لطائف المنن	دار الکتب العلمیۃ بیروت
المستدرک	دار المعرفۃ بیروت	الخطط المقریزیۃ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
شعب الایمان	دار الکتب العلمیۃ بیروت	شواہد النبوۃ	مکتبۃ الحقیقۃ استنبول
الزہد	دار ابن کثیر دمشق	تذکرۃ الخواص	تہران
الفردوس	دار الکتب العلمیۃ بیروت	نور الابصار	مصطفٰی البابی الحلبی مصر
شرح مسلم	دار الکتب العلمیۃ بیروت	سوانح کربلا	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
فتح الباری	دار الکتب العلمیۃ بیروت	شام کربلا	ضیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیا لاہور
مرقاۃ	دار الفکر بیروت	کرامات صحابہ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
اشعۃ اللمعات	کوئٹہ	فتاوٰی رضویہ	رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیا لاہور
فیض القدیر	دار الکتب العلمیۃ بیروت	اسلامی زندگی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
الطبقات	دار الکتب العلمیۃ بیروت	حدائق بخشش	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلَّم: جس نے کتاب میں مجھ پر دُرُودِ پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس میں رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار (یعنی بخشش کی دعا) کرتے رہیں گے۔ (طبرانی)

فہرس

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ۞ سنّتوں کی تربیت کے لئے **مدنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ۞ روزانہ "**فکرِ مدینہ**" کے ذریعے **مدنی انعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مدنی مقصد: "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ اپنی اصلاح کے لیے "**مدنی انعامات**" پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے "**مدنی قافلوں**" میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net